129880 - قسم اٹھائی كہ دو ماہ تك بيوى كے قريب نہيں جائيگا اور اگر ايسا كيا تو اسے طلاق

سوال

ميرے اور بيوى كے درميان چھوٹی سى مشكل پيش آ گئى تو ميں نے قسم كھائى كہ اللہ كى قسم ميں دو ماہ تك بيوى كے قريب نہيں جاؤنگا (مجامعت نہيں كرونگا)، اور اگر كيا تو بيوى كو طلاق، اس كا حكم كيا ہے، كيا اگر ميں مقررہ مدت ميں اس كے قريب گيا تو اسے طلاق ہو جائيگى يا مجھ پر قسم كا كفارہ لازم ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر خاوند قسم اٹھائے كہ وہ چار ماہ سے كم مدت بيوى كے قريب نہيں جائيگا تو راجح قول كے مطابق يہ ايلاء ہے، اور تابعين كى ايك جماعت كا يہى قول ہے، اور اگر وہ مدت ختم ہونے تك بيوى كے قريب نہ جائے تو اس پر كچھ لازم نہيں، اور اگر مدت كے دوران بيوى سے مجامعت كر لى تو اس پر قسم كا كفارہ لازم آئيگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" امام نخعى اور قتادہ اور حماد، ور ابن ابى ليلى اور اسحاق كا قول ہے كہ جس نے بھى قليل يا كثر وقت ميں وطئ نہ كرنے كى قسم اٹھائى، اور اسے چار ماہ تك چھوڑ ديا تو اس نے ايلاء كيا ہے كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

ان لوگوں كے ليے جو اپنى بيويوں سے ايلاء كرتے ہيں وہ چار ماہ تك انتظار كريں .

اور يہ شخص ايلاء كرنے والا ہے؛ كيونكہ ايلاء حلف ہے اور اس نے قسم اٹھائى ہے " انتہى

ديكھيں: المغنى (7 / 415).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" قولہ: " چار ماہ سے زائد " مؤلف كى كلام كا ظاہر يہ ہے كہ اس اس نے ايلاء كيا كہ وہ چار ماہ تك بيوى سے وطئ نہيں كريگا تو يہ ايلاء نہيں، يا پھر تين ماہ كى مدت تو يہ بھى ايلاء نہيں، اور صحيح يہ ہے كہ يہ ايلاء ہى ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں چار ماہ انتظار کریں البقرۃ (226).

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ایلاء کو ثابت کیا ہے، لیکن اس کی مدت جس میں وہ انتظار کریں چار ماہ بنائی ہے، اس لیے اگر کوئی کہے کہ: اللہ کی قسم میں اپنی بیوی سے تین ماہ تك مجامعت نہیں کرونگا تو اس نے ایلاء کیا؛ کیونکہ اس نے مجامعت نہ کرنے کی قسم اٹھائی ہے.

لیکن اب ہم اسے کچھ نہیں کہیں گے؛ کیونکہ جب مدت ختم ہو جائیگی تو قسم خود بخود ختم ہو جائیگی، اس کی مثال یہ ہے کہ:

" ایك شخص نے اپنی بیوی سے کہا: اللہ کی قسم میں تم سے تین ماہ تك مجامعت نہیں کرونگا "

تو یہاں ہم کہیں گے: اس نے ایلاء کیا ہے لیکن ہم اسے ایلاء کا حکم لازم نہیں کریں گے، بلکہ تین ماہ گزرنے کا انتظار کریں گے، اور جب یہ مدت ختم ہو جائیگی تو قسم کا حکم ختم ہو جائےگا " انتہی

ماخوذ از: الشرح الممتع (13 / 218).

دوم:

آپ یہ قول: " اگر میں اس کے قریب گیا تو اسے طلاق " یہ طلاق شرط پر معلق ہے، اور جمہور فقہاء کرام کے ہاں شرط ثابت ہو جانے پر طلاق واقع ہو جاتی ہے، اس لیے اگر تم نے اس سے جماع کر لیا تو اسے ایك طلاق ہو جائیگی.

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ خاوند کی نیت پر منحصر ہے، اگر تو اس نے حصول شرط کے وقت طلاق واقع ہونے کی نیت کی تھی تو طلاق واقع ہو جائیگی، اور اگر اس نے طلاق کی نیت نہیں کی، بلکہ وہ صرف دھمکانا اور ڈرانا اور اپنےآپ کو اس سے روکنا چاہتا تھا تو یہ قسم ہے اس میں قسم توڑنے کی صورت میں قسم کا کفارہ لازم آئیگا، اور یہی قول راجح ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ وغیرہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے.

ہماری رائے تو یہ ہے کہ دو ماہ تك آپ بیوی کے قریب جانے سے اجتناب کریں تا کہ طلاق کے متعلق احتیاط رہے، کیونکہ جمہور اہل علم جن میں آئمہ اربعہ شامل ہے اس طرح کی حالت میں طلاق واقع ہونے کا مسلك رکھتے ہیں.

اور تعجب ہے کہ آپ اور بیوی کے مابین ذرا سی مشکل تھی لیکن آپ نے ایسا اقدام کیا اور قسم اٹھا کر طلاق کو معلق کر دیا، جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے، خاوند پر واجب ہے کہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کرے، اور اللہ کی حدود کا پاس

کرے اور طلاق کو دھکانے کا یا پھر اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کا باعث نہ بنائے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ سب کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم .